

# کتابِ دانی ایل - نمبر ایک

اولائی اور حدیقل

Jeff Pippenger

2023-11-21

پادریوں اور عوام نے یہ اعلان کیا کہ دانیال اور مکاشفہ کی پیشین گوئیاں ناقابل فہم اسرار ہیں۔ لیکن مسیح نے اپنے شاگردوں کو نبی دانیال کے ان الفاظ کی طرف متوجہ کیا جو ان کے زمانے میں ہونے والے واقعات سے متعلق تھے، اور فرمایا، 'جو پڑھتا ہے، وہ سمجھ لے۔' متی 24:15۔ اور یہ دعویٰ کہ مکاشفہ ایک ایسا راز ہے جسے سمجھا نہ جا سکے، خود کتاب کے عنوان ہی سے رد ہو جاتا ہے: 'یسوع مسیح کا مکاشفہ، جو خدا نے اسے اس لیے دیا کہ وہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جو جلد ہونے کو ہیں۔ ... مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کے کلام کو سنتے ہیں، اور ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی ہوئی ہیں؛ کیونکہ وقت نزدیک ہے۔' مکاشفہ 1:1-3۔

نبی کہتا ہے: 'مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے' — کچھ ایسے بھی ہیں جو پڑھنے سے انکار کرتے ہیں؛ برکت ان کے لیے نہیں ہے۔ 'اور وہ جو سنتے ہیں' — کچھ ایسے بھی ہیں جو پیش گوئیوں کے بارے میں کچھ بھی سننے سے انکار کرتے ہیں؛ برکت اس قسم کے لوگوں کے لیے نہیں ہے۔ 'اور وہ جو ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی گئی ہیں' — بہت سے لوگ مکاشفہ میں موجود تنبیہات اور ہدایات پر کان نہیں دھرتے۔ ان میں سے کوئی بھی وعدہ کی گئی برکت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ جو بھی لوگ پیش گوئی کے مضامین کا مذاق اڑاتے ہیں، اور یہاں نہایت سنجیدگی سے دیے گئے رموز کا تمسخر کرتے ہیں، اور جو اپنی زندگیوں کی اصلاح سے انکار کرتے ہیں اور ابن آدم کی آمد کے لیے تیاری نہیں کرتے، وہ بے برکت رہیں گے۔

الہام کی شہادت کے پیش نظر، آخر لوگ کیسے جرأت کرتے ہیں کہ یہ سکھائیں کہ مکاشفہ ایک راز ہے، جو انسانی فہم کی پہنچ سے باہر ہے؟ یہ تو منکشف شدہ راز ہے، ایک کھلی ہوئی کتاب۔ مکاشفہ کا مطالعہ ذہن کو دانیال کی پیش گوئیوں کی طرف متوجہ کرتا ہے، اور دونوں خدا کی طرف سے انسانوں کو اس دنیا کی تاریخ کے اختتام پر وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے بارے میں نہایت اہم ہدایت پیش کرتی ہیں۔ عظیم کشمکش، 340۔

'مکاشفہ کا مطالعہ ذہن کو دانی ایل کی پیشگوئیوں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔' بعض لوگ دانی ایل کی کتاب میں صرف پیشگوئی ہی کو دیکھتے ہیں۔ لیکن دانی ایل حق کے دو خطوط پیش کرتا ہے، اور اس کی پیشگوئیوں کی نمائندگی کرنے والی سچائیاں اس کی کتاب کے آخری چھ ابواب میں ہیں۔ پہلے چھ ابواب تمثیلی پیشگوئی پیش کرتے ہیں، جو بالعموم ابھی تک پہچانی نہیں گئیں۔ اس سے پہلے کہ ہم دانی ایل کے پہلے چھ ابواب پر غور کریں، ہم یہ واضح کریں گے کہ حقیقت میں دانی ایل کے آخری چھ ابواب میں صرف دو ہی پیشگوئیاں پیش کی گئی ہیں۔ سسٹر وائٹ ان دو پیشگوئیوں کی نشاندہی سنعر کے دو بڑے دریاؤں کا حوالہ دے کر کرتی ہیں۔ جب ہم وہ علامتی بیان قبول کرتے ہیں جو وہ پیش کرتی ہیں تو ہمیں وہ کنجی ملتی ہے جس سے ہم دانی ایل کے آخری چھ ابواب میں دو، اور صرف دو پیشگوئیاں پہچان سکتے ہیں۔

وہ روشنی جو دانی ایل کو خدا کی طرف سے ملی تھی، خصوصاً ان آخری دنوں کے لیے دی گئی تھی۔ دریائے اولائی اور حدیقل کے کناروں پر جو روئائیں اس نے دیکھیں — جو سنعر کے عظیم دریا ہیں — وہ اب پورا ہونے کے عمل میں ہیں، اور پیشگی بتائے گئے تمام واقعات عنقریب رونما ہوں گے۔ واعظین کے لیے شہادتیں، 112۔

اٹھویں باب کی رؤیا دریائے اُلائی کے کنارے دی گئی تھی۔

بادشاہ بلشضر کی سلطنت کے تیسرے سال ایک رویا مجھ پر، یعنی مجھ دانی ایل پر، ظاہر ہوئی، اس پہلی کے بعد جو پہلے مجھ پر ظاہر ہوئی تھی۔ اور میں نے رویا میں دیکھا، اور ایسا ہوا کہ جب میں دیکھ رہا تھا تو میں شوشن کے قلعہ میں تھا، جو صوبہ عیلام میں ہے؛ اور میں نے رویا میں دیکھا کہ میں دریائے الای کے کنارے تھا۔ دانی ایل 1:8، 2۔

جب ہم نے 'مبلغین کے لیے گواہیاں' سے وہ پیراگراف لیا، جہاں بہن واٹھ نے "اولائی اور حدیقل" کا حوالہ دیا اور انہیں "سنعر کے بڑے دریا" کہا، تو ہم اس پیراگراف کا باریک بینی سے جائزہ لے رہے تھے جو بہن واٹھ کی تحریروں میں دانی ایل اور مکاشفہ کی کتب کے مطالعے پر مبنی نہایت اہم تشریحات میں سے ایک سے ماخوذ تھا۔ اس عبارت میں وہ کہتی ہیں: "کلام خدا کے بہت زیادہ گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے؛ خصوصاً دانی ایل اور مکاشفہ پر ایسی توجہ دی جانی چاہیے جیسی ہمارے کام کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں دی گئی۔"

اگر ہم دانی ایل کے آٹھویں باب کی وہ پہلی دو آیات جن کا ہم نے ابھی حوالہ دیا ہے غور سے مطالعہ کریں تو وہ ایک ایسی حقیقت کے بارے میں دو داخلی شہادتیں فراہم کرتی ہیں جیسے اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ دانی ایل کہتا ہے: "بلشضر کے تیسرے سال میں مجھے ایک رویا دکھائی گئی۔" پھر وہ مزید کہتا ہے: "اس پہلی کے بعد، جو ابتدا میں مجھے دکھائی گئی تھی۔" اس آیت کو دو طریقوں سے سمجھا جا سکتا ہے، اور دونوں صورتوں میں نتیجہ ایک ہی نکلتا ہے۔

فرشتہ جبرائیل وہی تھا جس نے دانی ایل کو پیغمبرانہ روشنی پہنچائی، جیسے اُس نے تمام نبیوں کے ساتھ کیا، کیونکہ وہ آسمانی نور بردار کے طور پر شیطان کی جگہ لے چکا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صحائف میں موجود ہر پیغمبرانہ اصول کی رہنمائی جبرائیل نے کی تھی۔ دانی ایل نے اسے سمجھا یا نہیں، باب آٹھ کی پہلی آیت میں وہ نہ صرف ایک اہم پیغمبرانہ مشاہدے کی نشان دہی کرتا ہے بلکہ اسی آیت میں اس اہم پیغمبرانہ مشاہدے کے دو گواہ بھی پیش کرتا ہے۔ پہلی آیت میں دانی ایل نے یہ درج کیا کہ اُسے الائی دریا کے کنارے ملنے والی روپا سے پہلے بھی ایک روپا مل چکی تھی۔ الائی دریا کے پاس والی روپا بلشضر کے تیسرے سال میں آئی۔ الائی دریا والی روپا سے پہلے والی روپا بلشضر کے پہلے سال میں آئی۔

بابل کے بادشاہ بلشضر کے پہلے سال میں دانی ایل نے ایک خواب دیکھا اور اپنے بستر پر اپنے سر کے رویا دیکھے؛ پھر اُس نے اس خواب کو لکھ لیا اور باتوں کا خلاصہ بیان کیا۔ دانی ایل 7:1۔

آٹھویں باب کی پہلی آیت میں دانی ایل ظاہر کرتا ہے کہ اسے بلشضر کے پہلے سال میں بھی ایک رویا ہوئی تھی، کیونکہ وہ کہتا ہے: "پہلے جو مجھے دکھائی دی تھی اُس کے بعد۔" کیا دریائے اولائی کی رویا بلشضر کے پہلے سال کی رویا کے بعد ظاہر ہوئی تھی، یا یہ رویا دو متوازی رویاؤں میں سے پہلی کے بعد ظاہر ہوئی تھی؟ دونوں جواب درست ہیں۔ دریائے اولائی کی رویا، باب سات کی رویا ہی ہے۔ جبرائیل نبوی اصول "تکرار اور توسیع" کو اختیار کر رہا ہے، اور ساتھ ہی اُس قاعدے پر بھی عمل کر رہا ہے کہ دو کی گواہی سے بات قائم ہوتی ہے۔ دونوں رویاؤں میں بائبل کی نبوت کی بادشاہتوں کا بیان ہے۔

ساتویں باب کی روپا اُن بادشاہتوں کو شکاری درندوں کی صورت دکھاتی ہے اور اس طرح انہیں ان کے سیاسی اقتدار کے تناظر میں نمایاں کرتی ہے۔ آٹھویں باب کی روپا انہی بادشاہتوں کو خدا کے مقدس مقام کی خدمت کی علامات کے ذریعے پیش کرتی ہے، اگرچہ مقدس مقام کی خدمت کی ہر علامت کو جان بوجھ کر مسخ کیا گیا ہے تاکہ جعلی عبادت کی نمائندگی ہو سکے۔ دانی ایل کے آٹھویں باب میں بھی وہی بادشاہتیں پیش کی گئی ہیں جو ساتویں باب کی روپا میں ہیں، مگر یہاں انہیں ان کے مذہبی تناظر میں رکھا گیا ہے۔

کتابِ دانی ایل کے باب آٹھ میں اولائی کی رؤیا، باب سات کی رؤیا کو دہراتی اور اسے وسیع کرتی ہے۔ باب سات بائبل کی نبوت میں سلطنتوں کے دیوانی پہلو کی نشاندہی کرتا ہے، اور باب آٹھ سلطنتوں کے مذہبی پہلو کی نشاندہی کرتا ہے۔ جب یہ بات تسلیم کر لی جائے، تو سمجھا جا سکتا ہے کہ باب سات اور آٹھ ایک ہی رؤیا ہیں۔ باب نو میں جبرائیل آتے ہیں تاکہ باب آٹھ کی رؤیا میں عنصرِ وقت کی وضاحت کریں۔ لہذا، اولائی کی رؤیا کتابِ دانی ایل کے ابواب سات، آٹھ اور نو کی نمائندگی کرتی ہے۔ پھر باب دس میں دریائے پدیکل کا تعارف کرایا جاتا ہے۔

فارس کے بادشاہ کورش کے تیسرے سال میں ایک بات دانی ایل پر ظاہر ہوئی، جس کا نام بلطشاصر رکھا گیا تھا؛ اور وہ بات سچی تھی، لیکن مقررہ مدت لمبی تھی؛ اور اُس نے اُس بات کو سمجھا اور رؤیا کی سمجھ پائی۔ ان دنوں میں، میں دانی ایل، تین پورے ہفتوں تک ماتم کرتا رہا۔ میں نے لذیذ روٹی نہ کھائی، نہ گوشت اور نہ شراب میرے منہ میں گئی، اور نہ میں نے اپنے آپ پر تیل لگایا، جب تک کہ تین پورے ہفتے پورے نہ ہو گئے۔ اور پہلے مہینے کی چوبیسویں تاریخ کو، جب میں اُس بڑے دریا کے کنارے تھا جو حدافل کہلاتا ہے۔ دانی ایل 1:10-4۔

حدیقل دریا کا رؤیا شمال کے بادشاہ کی نبوتی تاریخ کو متعارف کراتا ہے۔ یہ سکندر اعظم کی سلطنت کے بکھراؤ سے شروع ہوتا ہے، اور بعد کی تاریخ کے اتار چڑھاؤ کی نشان دہی کرتا ہے، جہاں بالآخر سکندر اعظم کی سابقہ سلطنت کے بکھرنے کے بعد صرف دو متخاصم فریق باقی رہ جاتے ہیں: ایک حقیقی جنوبی بادشاہ اور ایک حقیقی شمالی بادشاہ۔ آخر کار یہ پاپائی نظام کی تاریخ تک پہنچتی ہے، جو پھر روحانی طور پر شمال کا بادشاہ بنتا ہے۔ باب گیارہ کے آخر میں وہ اپنے انجام کو پہنچتا ہے، میکائیل کھڑا ہوتا ہے اور انسانی مہلت ختم ہو جاتی ہے۔ سادہ خلاصہ یہ ہے کہ اولائی دریا کا رؤیا خدا کے مقدس اور اُس کے لشکر کی داخلی رؤیا ہے، اور حدیقل دریا کا رؤیا اسی تاریخ کے دوران خدا اور اُس کی قوم کے دشمن کی خارجی رؤیا ہے۔ یہ وہی اصول استعمال کرتا ہے جو مکاشفہ کی سات کلیسیاؤں اور سات مہروں میں پایا جاتا ہے۔

بہت سے واعظین مکاشفہ کی تشریح کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔ وہ اسے مطالعے کے لیے ایک غیر مفید کتاب کہتے ہیں۔ رموز و علامات کا بیان ہونے کی بنا پر وہ اسے ایک مہر بند کتاب سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کو دیا گیا نام ہی، 'مکاشفہ'، اس گمان کی تردید کرتا ہے۔ مکاشفہ ایک مہر بند کتاب بھی ہے، مگر یہ ایک کھلی کتاب بھی ہے۔ اس میں ان حیرت انگیز واقعات کا اندراج ہے جو اس زمین کی تاریخ کے آخری دنوں میں وقوع پذیر ہوں گے۔ اس کتاب کی تعلیمات واضح ہیں؛ نہ کہ پر اسرار اور ناقابل فہم۔ اس میں وہی سلسلہ نبوت اختیار کیا گیا ہے جو دانی ایل میں ہے۔ کچھ پیشین گوئیوں کو خدا نے دہرایا ہے، یوں ظاہر کرتے ہوئے کہ انہیں اہمیت دی جانی چاہیے۔ خداوند ایسی باتیں نہیں دہراتا جن کی کوئی خاص اہمیت نہ ہو۔ مسودات کی اشاعتیں، جلد 8، صفحہ 413۔

وہی داخلی اور خارجی تاریخ جو کتابِ دانیال میں پیش کی گئی ہے، کتابِ مکاشفہ میں بھی موضوع بنائی گئی ہے۔ ان دو رویاؤں سے پیدا ہونے والی نبوی روشنی کے علاوہ، بائبل کی تشریح کے اُس طریقہ کار کی بھی توثیق موجود ہے جیسے ولیم ملرنے اختیار کیا، اور بعد ازاں فیوچر فار امریکہ نے بھی اسے اپنایا۔ اگر درست طور پر غور کیا جائے تو کتابِ دانیال کے ساتھ ساتھ کتابِ مکاشفہ بھی، نبوی تعبیر کے اُن اصولوں کی توثیق کے لیے خالص سونے کی کانیں ہیں جن کی نشاندہی خود بائبل اپنے اندر کرتی ہے۔

اولائی باطنی موضوع اور حدیقل ظاہری موضوع ہونے کے باعث، وہ اُن دو نبوتوں کی بھی نمائندگی کرتے ہیں جن کی مہر "وقتِ آخر" میں کھلنی تھی۔ اولائی کی مہر "وقتِ آخر" میں 1798 میں کھولی گئی، اور حدیقل کی مہر "وقتِ آخر" میں 1989 میں کھولی گئی، جب کہ جیسا کہ دانیال، باب گیارہ، آیت چالیس میں بیان ہے، سابقہ سوویت یونین کی نمائندگی کرنے والے ممالک پاپائیت اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ہاتھوں بہا دیے گئے۔

جب ان حقائق کو تسلیم کیا جائے، تو یہ بھی پہچانا جا سکتا ہے کہ دونوں رؤیا دراصل ایک ہی رؤیا ہیں، جیسے سات کلیسیائیں اور سات مہریں ایک ہی نبوی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں۔ پھر یہ دونوں رؤیا وہ وسیلہ بن جاتی ہیں جسے خداوند نے پہلے فرشتے کی سابقہ تحریک میں استعمال کیا تھا، اور جسے خداوند تیسرے فرشتے کی موجودہ اور آئندہ تحریک میں استعمال کرے گا، تاکہ ایک آزمائشی عمل وجود میں لایا جائے جیسا کہ دانی ایل باب بارہ، آیات نو اور دس میں بیان کیا گیا ہے۔

اور اُس نے کہا، اے دانی ایل، تو اپنی راہ لے: کیونکہ یہ باتیں وقتِ آخر تک بند اور مہر بند ہیں۔ بہتیرے پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے، اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر شرارت ہی کریں گے؛ اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا؛ لیکن دانشمند سمجھیں گے۔ دانی ایل 12:9، 10۔

سن 1989 میں حدیقل کی مہر کھلنے کی مثال کے طور پر، الہام نے جو کہا ہے اس پر غور کریں۔

کتاب مکاشفہ میں بائبل کی سب کتابیں آ کر ملتی اور اپنے اختتام کو پہنچتی ہیں۔ یہاں کتاب دانی ایل کی تکمیل ہے۔ ایک پیشین گوئی ہے؛ دوسرا مکاشفہ۔ جو کتاب مہر بند کی گئی تھی وہ مکاشفہ نہیں تھی، بلکہ دانی ایل کی پیشین گوئی کا وہ حصہ ہے جو آخری ایام سے متعلق ہے۔ فرشتے نے حکم دیا، 'لیکن تو اے دانی ایل، ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر مہر لگا دے، یہاں تک کہ وقتِ آخر تک۔' دانی ایل 12:4۔ اعمال رسولوں، 585۔

اولائی اور حداقل دونوں کا تعلق آخری ایام سے ہے، لیکن ایڈونٹسٹ مذہب صرف اسی بات کو تسلیم کرنے پر آمادہ رہا ہے کہ 1798 دانی ایل کا 'وقتِ آخر' تھا، جب اس کی کتاب پر لگی مہر کھلنی تھی۔ تاہم پیشگوئی کا وہ حصہ جو 'آخری ایام سے متعلق' ہے، زیادہ درست طور پر دانی ایل کے گیارہویں باب کی آخری چھ آیات ہیں، کیونکہ ان آیات کا اختتام اُس موقع پر ہوتا ہے جب انسانی مہلت ختم ہوتی ہے اور میکائیل کھڑا ہوتا ہے۔

عدالت کی رؤیا، جس کی نشاندہی دانی ایل کے باب سات، آٹھ اور نو میں کی گئی ہے، 1798 میں آنے والے "وقتِ انجام" تک مہر بند رکھی گئی تھی۔ وہ روشنی (جو اولائی کی اُس رؤیا نے پیدا کی جس کی مہر کھول دی گئی تھی) تحقیقی عدالت کے آغاز کے اعلان پر مشتمل تھی، نہ کہ عدالت کے اختتام کے۔ وہ روشنی جو حدیقل کی رؤیا کے ساتھ مہر کھلنے پر ظاہر ہوئی، تحقیقی عدالت کے اختتام کی نشاندہی کرتی ہے، اور یہی دانی ایل میں وہ عبارت بھی ہے جس میں "آخری ایام سے متعلق نبوت کا حصہ" شامل ہے۔

1798 میں مہر کے کھلنے نے آغاز تحقیقی عدالت کا اعلان کیا۔ 1989 میں مہر کے کھلنے نے قریب الوقوع اختتام تحقیقی عدالت کا اعلان کیا۔ الفا اور اومیگا کی چھاپ کتاب دانی ایل میں باسانی دیکھی جا سکتی ہے، مگر صرف تب جب آپ جانتے ہوں کہ وہ کیا ہے اور اسے تلاش کرنے کے لیے تیار ہوں۔

جب دانی ایل باب گیارہ، آیت پینتالیس میں مہلت ختم ہوتی ہے، تو الفا اور اومیگا کے دستخط ثبت کیے جاتے ہیں۔ دانی ایل کی کتاب کا آغاز بالکل واضح کرتا ہے کہ اس کا انجام کہاں ہوتا ہے۔ یہ حقیقی بابل اور حقیقی اسرائیل کے درمیان ایک حقیقی جنگ سے شروع ہوتی ہے، اور حقیقی بابل فاتح ٹھہرتا ہے۔

یہوداہ کے بادشاہ یہویاکیم کی سلطنت کے تیسرے سال میں بابل کے بادشاہ نبوکدنصر یروشلم پر آیا اور اُس کا محاصرہ کیا۔ اور خداوند نے یہوداہ کے بادشاہ یہویاکیم کو، خدا کے گھر کے بعض ظروف سمیت، اُس کے ہاتھ میں کر دیا؛ جنہیں وہ سینعار کے ملک میں اپنے معبود کے گھر لے گیا، اور اُن ظروف کو اپنے معبود کے خزانہ خانے میں رکھ دیا۔ دانی ایل 1:1، 2۔

دانی ایل کے باب گیارہ کی آیت پینتالیس میں، روحانی بابل، جس کی علامت "شمال کا بادشاہ" ہے، اور روحانی اسرائیل، جس کی نمائندگی "جلیل القدر مقدس پہاڑ" سے کی گئی ہے، کے درمیان ایک روحانی جنگ اختتام پذیر ہوتی ہے، اور روحانی اسرائیل روحانی بابل پر غالب آتا ہے۔

اور وہ اپنے شاہی خیموں کو سمندروں کے درمیان اس جلیل و مقدس پہاڑ پر نصب کرے گا؛ تو بھی اُس کا انجام ہوگا، اور کوئی اُس کی مدد نہ کرے گا۔ اور اُس وقت میکائیل، وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے فرزندوں کے لیے کھڑا رہتا ہے، کھڑا ہوگا؛ اور ایک ایسی تنگی کا زمانہ ہوگا جیسی جب سے کوئی قوم بنی ہے اُس وقت تک کبھی نہ ہوئی؛ اور اُسی وقت تیری قوم میں سے ہر ایک جو کتاب میں لکھا ہوا پایا جائے گا، رہائی پائے گا۔ دانی ایل 11:45؛ 12:1۔

دانیال اور مکاشفہ کی کتابیں ایک ہی کتاب ہیں:

کتاب دانی ایل اور کتاب مکاشفہ ایک ہی ہیں۔ ایک نبوت ہے، دوسری مکاشفہ ہے؛ ایک کتاب مہر بند، دوسری کھلی ہوئی کتاب۔ یوحنا نے وہ راز سنے جو گرجوں نے بیان کیے، مگر اسے حکم ہوا کہ انہیں نہ لکھے۔ سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمٹری، جلد 7، صفحہ 971۔

دو کتابیں، جو حقیقت میں ایک ہی کتاب ہیں، فرشتہ جبرائیل کی نبوی ہدایت کا شاہکار ہیں۔ میں یہ بات بخوبی جان کر لکھ رہا ہوں کہ جبرائیل نے دانی ایل اور یوحنا کو جو کچھ پہنچایا وہ یسوع کی طرف سے تھا، اور یسوع نے وہ باپ سے حاصل کیا تھا۔ میرا مقصد جبرائیل کی تمجید کرنا نہیں، بلکہ دونوں کتابوں میں موجود دلائل کے گہرے مکاشفے کو اجاگر کرنا ہے کہ کس طرح الفا اور اومیگانے بائبل کی تشریح کے نبوی قواعد وضع کیے، جو ان دو کتابوں کے اندر ظاہر کیے جاتے تھے، اگر ہم دیکھنے کے لیے آمادہ ہوں۔

یہ یاد دلا دوں کہ اس مرحلے پر میرا مقصد اور ارادہ اولیٰ اور حذقل ندیوں کی دو پیشین گوئیوں کی تعبیر پیش کرنا نہیں ہے۔ میرا مقصد اور ارادہ دانی ایل کی کتاب کے پہلے چھ ابواب کی پیشین گوئیوں پر غور کرنا ہے۔ میں صرف اس بات کا مقدمہ قائم کر رہا ہوں کہ دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابیں شاید کلام خدا میں سب سے زیادہ عمیق طور پر مرتب کی گئی کتابیں ہیں۔ یہ نبوی پیغام پیش کرتی ہیں، ساتھ ہی خدا کی ذات کے اوصاف کی نشان دہی کرتی ہیں، اور عین وہ اصول بھی واضح کرتی ہیں جنہیں بروئے کار لانا ضروری ہے اگر کوئی شخص ان پیشین گوئیوں کو جاننا چاہے، اور اُس ہستی کو بھی جانے جس نے یہ پیشین گوئیاں بیان کیں۔

کتابوں کی گہرائی کی ایک اور مثال احبار باب چھبیس کے "سات گنا" کا دانی ایل کا بیان ہے۔ "سات گنا" کی پیشگوئی خدا کے لوگوں کے لیے "ٹھوکر کا پتھر" رہی ہے—قدیم اسرائیل میں، پہلے فرشتے کی میلرائٹ تحریک میں، اور موجودہ و آئندہ تیسرے فرشتے کی تحریک میں بھی۔ "ٹھوکر کا پتھر" کی سادہ تعریف یہ ہے کہ وہ ایسی چیز ہے جسے آپ نہیں دیکھتے، حالانکہ وہ صاف طور پر وہاں موجود ہوتی ہے۔ لہذا جب آپ کتاب دانی ایل میں "سات گنا" کو پہچان لیتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ وہ وہاں واضح طور پر موجود ہے، مگر آپ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو لوگ نہ دیکھنے کا انتخاب کرتے ہیں، ان سے وہ پوشیدہ ہے۔

کسی شے کو اس طرح چھپانا کہ وہ قواعد زبان کے لحاظ سے بالکل سامنے ہی ہو، ایک عظیم کارنامہ ہے؛ یہ ایسی چیز ہے جسے کسی بھی انسان کے لکھے ہوئے معمایی ناول میں سمویا نہیں جا سکتا۔ یہ ایک شاہکار ہے، کیونکہ وہ وہیں موجود ہے، ہر اُس کے لیے بالکل عیاں جو ٹھوکر سے بچنا چاہے، مگر اُن کے لیے دیکھنا ناممکن جو ٹھوکر کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ یوں کہیے کہ یہ "سامنے ہو کر بھی اوجھل" ہے۔ یہ انسانیت اور الوہیت کے امتزاج سے انجام پاتا ہے۔

میں یہ دعویٰ اُس لیے کرتا ہوں کہ میں اس موقع پر ہمیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ایڈونٹسٹ ازم کے اندر، کم از کم 1957 میں 'Doctrine' 'Doctrine' on کی اشاعت کے بعد سے، ایک کیتھولک تعلیم موجود ہے، اور اس نے 'America' 'America' for کی موجودہ حق کی تحریک میں بھی اپنا بدنما سر اٹھایا ہے۔ بات یہ ہے کہ تجسد کے وقت مسیح نے وہ جسم اختیار نہیں کیا جو انہیں مریم سے وراثت میں ملا تھا۔ یقیناً،

